بسم الله الرحمن الرحيم

وفی الارض قطع متجورت و جنت من اعناب وزرع و نخیل صنوان و غیر صنوان یسقی بمآء واحد و نفضل بعضها علی بعض فی الاکل ان فی ذلک لایت لقوم یعقلون ○

اور زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے کے متصل واقع ہیں۔ انگور کے باغات ہیں، کھیتیاں ہیں، کھجور کے درخت ہیں جن میں کچھ اکہرے ہیں اور کچھ دوہرے۔ ان سب کو ایک ہی پانی سیراب کرتا ہے مگر مزے میں ہم کسی کو بہتر بنا دیتے ہیں اور کسی کو کم تر۔ ان سب چیزوں میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو عقل رکھتے ہیں۔

اسلام اور سائنس

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ آخَرَ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ آخَرَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ۔

جدید سائنسی تحقیق کا محور:

قابل صد احترام پرنسپل صاحب و محترم پروفیسر صاحبان! مہمانان گرامی اور عزیز طالبعلمو! ہم آج ایسے دور میں زندگی بسر کر رہے ہیں جو سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور کہلاتا ہے۔ آج کا انسان چاند پر اپنا قدم لگا چکا ہے۔ یہ Cosmic (کائناتی) بلندیاں اس کے سامنے سمٹی ہوئی نظر آتی ہیں اور انسان ہر چیز کی Micro and macro detail (چھوٹی اور بڑی جزئیات) معلوم کرنے کا متمنی ہے۔ یہی چیز آج سائنسی تحقیق کا محور بنی ہوئی ہے۔ انسان کے اندر حقیقتوں کو جاننے کا جذبہ اس وقت عروج پر ہے۔ لہٰذا اسی مناسبت سے آج اس محفل میں اسلام اور سائنس کے عنوان پر چند باتیں عرض کی جائیں گی۔

عقلمند لوگ قرآن کی نظر میں:

جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے، اس میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بے شک آسمان اور زمین کی پیدائش میں وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور رات اور دن کے اختلاف میں لَاٰيَاتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ عقلمندوں کیلئے بڑی نشانیاں ہیں۔ یہ آیت کریمہ ہمیں دعوت دے رہی ہے کہ جو لوگ آسمان اور زمین کی تخلیق میں اور دن اور رات کے ہیر پھیر میں غور کرتے ہیں وہی اھل دانش اور سمجھدار ہیں۔ گویا

تفکر فی الخلق کرنے والے انسان کو ایک ممتاز انسان کہا گیا ہے۔

سائنس کیا ہے؟: اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا (اور اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام نام بتا دیئے تھے)۔ اس آیت کی تفسیر میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دنیا کی چیزیں اور ان کی صفات تھیں۔ علامہ زمخشریؒ جنہوں نے تفسیر کشاف لکھی، جس کا تذکرہ علامہ اقبالؒ نے کیا کہ:

گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحب کشاف
تیرے وجود پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب

وہ فرماتے ہیں کہ اس علم الاسماء سے مراد چیزیں اور ان کی افادیت ہے کہ ان کے فائدے کیا ہو سکتے ہیں۔ امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ "اسماء" سے مراد اشیاء ہیں۔ آج کے اس دور میں علم الاشیاء کا نام سائنس ہے۔

اسلام اور فارماکالوجی (Pharmacology): اگر آپ غور کریں تو نباتات اور جڑی بوٹیوں پر غور کرنا اور ان کے فوائد و نقصانات کو جاننا فارماکالوجی کہلاتا ہے۔ ایک Pharmacist (دواساز) کیا کرتا ہے؟ نباتات سے کچھ چیزیں لے کر ان کو ملالیتا ہے۔ اور ان کے ملانے میں مناسب مقدار کو مد نظر رکھتا ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں بہت اہم ہیں۔ یعنی Properties (خصوصیات) کیا ہیں؟ اور ان کی Quantities (مقداریں) کیا ہونی چاہئیں؟۔ Properties (خصوصیات) کا جاننا اس لئے ضروری ہے کہ ہمیں ایک چیز کے نفع اور نقصان کا پتہ ہونا چاہیئے۔ اس کے بغیر ہم اسے استعمال نہیں کر سکتے۔ اور Quantities (مقداروں) کا جاننا اس لئے ضروری ہے کہ اللہ رب العزت نے اس دنیا میں ہر چیز کا ایک معیار مقرر کیا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا، وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ جو کوئی چیز ہے اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ اس کے خزانے ہیں ہمارے پاس۔ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ہم اسے ایک مقدار کے مطابق اتارتے ہیں جو چیزیں اس دنیا میں رکھی گئی ہیں اللہ رب العزت کے ہاں اس کا ایک اندازہ ہے اس

لئے فرمایا' وَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ ہر چیز کی اس کے ہاں ایک مقدار ہے۔ایک چیز آپ زیادہ مقدار میں لیں گے تو آپ کو نقصان دے گی اور وہی چیزیں تھوڑی مقدار میں لیں گے تو فائدہ پہنچائے گی۔ یا بسا اوقات تھوڑی مقدار میں لیں گے تو فائدہ نہیں دے گی اور زیادہ مقدار میں لیں گے تو فائدہ دے گی۔ ہیرا اور کوئلہ دونوں کاربن ہیں مگر ایک خوبصورت' چمکدار' قیمتی اور سخت ترین جبکہ کوئلہ بدصورت' سیاہ' ارزاں اور بھربھرا ہوتا ہے۔ یہ مقداروں کی کمی بیشی کا ہی کرشمہ ہے۔

کیمسٹری اور فزکس کیا ہیں؟:

دنیا کی تمام چیزیں جن اجزاء و عناصر سے مرکب ہیں ان کے خواص و تاثیرات کا جائزہ لینے کا نام کیمسٹری ہے۔ مزید براں اس کائنات کے اندر جو قوتیں کار فرما ہیں ان کا منظم مطالعہ کرنے کا نام فزکس ہے۔ اللہ تعالیٰ خود انسان کو دعوت دے رہے ہیں کہ اُنْظُرُوْا تم دیکھو مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ کہ آسمان اور زمین میں تمہارے لئے کیا رکھا ہے۔ جب خود اللہ تعالیٰ دعوت دے رہے ہیں غور و فکر کی تو ایک انسان اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے ان میں غور و فکر کرے گا تو کیا وہ اسلام کے خلاف کوئی کام کر رہا ہو گا۔ نہیں! ہرگز نہیں۔

اسلام اور زوالوجی:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ ہم نے اونٹ کو کیسے پیدا کیا؟ آج زوالوجی کا طالب علم یہی تو پڑھ رہا ہوتا ہے کہ فلاں جانور کی پیدائش میں اللہ رب العزت کی کیا نشانیاں ہیں؟ یہ چیز کیسے پیدا ہوئی؟ وہ چیز کیسے پیدا ہوئی؟ رہی بات یہ کہ کوئی آدمی فقط اسی چیز کو دین سمجھنے لگ جائے تو وہ غلطی پر ہو گا کیونکہ یہی دین نہیں ہے بلکہ یہ دین کا ایک حصہ ہے۔ اللہ رب العزت نے ہمیں ایک عالمی اور آفاقی دین عطا فرمایا ہے جس میں زمین و آسمان کو آنکھ کھول کر دیکھنے کا حکم دیا گیا کہ تم کیوں نہیں دیکھتے؟ سبحان اللہ

ٹیکنالوجی (Technology) کسے کہتے ہیں؟:

سائنس نے تو چیزوں اور ان کی صفات کو مرتب کر دیا ہے۔ اب ان چیزوں سے اور ان کی صفات سے Practically (عملی طور پر) فائدہ اٹھانے کا نام

ٹیکنالوجی ہے۔ مثلاً بجلی اور اس کے متعلقہ فوائد کو حاصل کرنے کا طریقہ کار Electrical Technology (الیکٹریکل ٹیکنالوجی) کہلاتا ہے۔ لوہا اور اس کے متعلق دوسری دھاتوں سے فوائد اٹھانے کو Mechanical Technology (مکینیکل ٹیکنالوجی) کہہ دیا گیا۔ بلڈنگ اور اس سے متعلقہ شعبہ کو Civil Engeneering (سول انجنئرنگ) کہا گیا۔

ٹیکنالوجی قرآن مجید کی روشنی میں: قرآن پاک میں کئی مقامات پر ایسی واضح باتیں کی گئی ہیں جو قوانین فطرت کی وضاحت کرتی ہیں۔ مثلاً اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں وَاَنۡزَلۡنَا الۡحَدِیۡدَ اور ہم نے لوہے کو اتارا فِیۡهِ بَاۡسٌ شَدِیۡدٌ اس میں بڑی طاقت ہے۔ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور اس میں انسانوں کیلئے بڑے فائدے ہیں۔ دیکھیں! یہ بات اس وقت کی جارہی ہے جب کہ انسانوں کو لوہے کے صحیح فوائد کا پتہ ہی نہیں تھا، جب لوہے کو تلوار اور دوسرے ہتھیاروں کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کے زیادہ فائدوں سے انسان واقف نہیں تھا۔ مگر آج Steel Technology (سٹیل ٹیکنالوجی) سب سے زیادہ اہم ہے۔ پوری دنیا میں جتنا لوہے سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے کسی اور چیز سے اتنا فائدہ نہیں اٹھایا جارہا ہے۔ بلکہ جو قوم سٹیل ٹیکنالوجی میں سب سے آگے ہے وہی دنیا میں راج کر رہی ہے۔

مکینیکل انجینئرنگ کی مثال: اللہ رب العزت نے حضرت داوٗد علیہ السلام کیلئے لوہے کو نرم کردیا تھا۔ قرآن پاک میں بھی تذکرہ فرمایا وَاَلَنَّا لَهُ الۡحَدِیۡدَ اور ہم نے لوہے کو اس کیلئے نرم کردیا۔ دوسری جگہ فرمایا وعَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّكُمۡ اور ہم نے اسے زرہیں بنانے کا علم دیا تھا۔ پس اگر ایک پیغمبر خدا دنیا میں لوہے کی سلاخوں سے زرہ بنارہے ہیں تو آج کے دور میں اگر کوئی انجینئر اسی سٹیل کو انسانوں کے فائدے کیلئے استعمال کررہا ہوگا تو کیا وہ غیر اسلامی کام کررہا ہوگا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ پس مکینیکل انجینئرنگ غیر اسلامی چیز نہیں ہے۔

وڈ انجینئرنگ(Wood) کی مثال: حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے

قرآن میں ارشاد فرمایا۔ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا (آپ بنایئے اس کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے)۔ ایک ایک لفظ ہیرے اور موتی کی طرح قیمتی ہے۔ وَوَحْيِنَا اور ہماری وحی کے مطابق۔ معلوم ہوا کہ جیسے کوئی کاریگر کام کر رہا ہو تو سپروائزر اس کی Supervision(نگرانی) کررہا ہوتا ہے' اسے Observe(مشاہدہ) کر رہا ہوتا ہے کہ بھئی کام ٹھیک چل رہا ہے یا نہیں بالکل اسی طرح اللہ رب العزت اپنے پیغمبرؑ کو ارشاد فرماتے ہیں' وَاصْنَعِ الْفُلْكَ آپ کشتی کو بنایئے بِأَعْيُنِنَا ہماری Supervision کے اندر' وَوَحْيِنَا ہماری Instrucstions(ہدایات) کے مطابق' اب بتایئے Instructions دینے والے اللہ تعالیٰ Supervision کرنے والے اللہ رب العزت اور ایک پیغمبرؑ لکڑی سے کشتی بنا رہے ہیں۔ اگر اسی طرح آج کا انسان لکڑی سے انسانیت کے فائدے کے لئے کچھ کام لیتا ہے تو کیا وہ خلاف اسلام کام کر رہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اسی کا نام وڈ انجینئرنگ(Wood Engineering) ہے۔

سول انجینئرنگ کی مثال:

بعض روایات کے مطابق حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام اللہ کے پیغمبر ہیں' آپ نے دنیا میں ایک دیوار بنائی قرآن مجید میں آیا ہے کہ دو پہاڑوں کے درمیان ایک راستہ تھا۔ جہاں سے ڈاکو آتے تھے اور ان کی قوم کو نقصان پہنچاتے تھے۔ قوم نے کہا کہ حضرت! اس کا کچھ مداوا کیجئے۔ آپ نے فرمایا' ہم دیوار بنا دیتے ہیں۔ یہ وہ دور تھا جب دیوار بنانے کیلئے اینٹ یا پتھر استعمال ہوتے تھے۔ مگر انہوں نے اس میں سٹیل کو استعمال کیا۔ قرآن پاک میں آتا ہے کہ آپؑ نے اپنی قوم سے فرمایا' اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدَ تم مجھے لا دو لوہے کے ٹکڑے۔ گویا دیوار بنا رہے ہیں اور اس میں لوہے کے ٹکڑے استعمال کر رہے ہیں۔ سبحان اللہ

آج کا سول انجینئر کیا کرتا ہے؟ وہ بیٹھ کر کنکریٹ کے اندر ڈالنے کیلئے لوہے کو ڈیزائن کر رہا ہوتا ہے۔ اسی کو سول انجینئرنگ(Civil Engineering) کہتے ہیں۔

اسلام اور سیاحت کا علم:

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا قُلْ سِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ اے میرے محبوب ﷺ! آپ فرما دیجئے کہ تم زمین کے اندر

سیر کرو، فَانْظُرُوْا تم دیکھو اس بات کو کہ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ تو یہ سفر کا حکم، یہ سیاحت کا حکم، یہ چیزوں سے اور History (تاریخ) سے عبرت حاصل کرنے کا حکم اللہ کا قرآن ہمیں دے رہا ہے۔ اگر انسان اللہ رب العزت کے اس حکم پر عبرت حاصل کرنے کیلئے دنیا کا سفر کرتا ہے تو عین اسلامی کام کر رہا ہے۔

ابن موقل ایک مسلمان سیاح تھا جس نے اٹھائیس سال تک پوری دنیا کے اندر سیاحت کی اور اس کے بعد اس نے ایک کتاب مرتب کی۔ اسلامی دنیا آج انہیں صاحب المسالک و الممالک والمغادر والمہالک کہتی ہے۔ اسی طرح ابن بطوطہ نے بھی پوری دنیا کا سفر کیا اور سفر کی یادگار "سفرنامہ" کتاب کی صورت میں چھوڑ گیا۔

تفکر فی الخلق اسلامی حکم ہے:

دنیا کی دوسری چیزوں کو لیجئے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَاخَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ کیا یہ نہیں دیکھتے ملکوت السموات والارض میں اور اللہ نے جو چیزیں پیدا کی ہیں۔ فرمایا وَاِلَی السَّمَاءِ کَیْفَ رُفِعَتْ اور آسمان میں کیوں غور نہیں کرتے کہ ہم نے اس کو کیسے بلندیاں عطا فرمائیں۔ وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ کیوں نہیں دیکھتے کہ اللہ نے پہاڑوں کو میخوں کی طرح زمین پر کیسے گاڑ دیا؟ وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ اور کیوں غور نہیں کرتے کہ ہم نے زمین کو کیسے بچھا دیا۔ تو آج جو انسان اللہ رب العزت کی ان تخلیقات میں غور کر رہا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے پروردگار کے حکم پر لبیک کہہ رہا ہوتا ہے۔

سائنس اسلام کے ترازو پر:

ایک بات اچھی طرح ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے کہ اگر کوئی انسان سائنس کے پیمانے پر اسلام کو تولنے لگ جائے گا تو نقصان اٹھائے گا۔ اس لئے کہ سائنس کی Research (تحقیق) تو بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اسلام کو سائنس کی ترازو پر تولنے کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی سنار کے میزان پر جبل احد کو تولنے لگ جائے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ سنار کی ترازو ہو اور کہا جائے کہ اس پر

کوہ ہمالیہ کو تول کر دکھا دو؟ کوئی بھی نہیں تول سکے گا۔ اسی طرح سائنس کی ترازو پر ہم اسلام کو نہیں تول سکتے۔ البتہ سائنس کی حقیقت کو دیکھنا ہو کہ یہ اپنی Ultimate (آخری) منزل تک پہنچ چکی ہے یا نہیں؟ تو اسے اسلام کی ترازو پر تولیں گے کیونکہ ہمیں اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں کائنات کی صداقتیں بتا دی ہیں۔ آیئے چند مثالوں پر غور کیجئے۔

پانی زندگی کا جزو لازم ہے:

آج ہمیں قرآن مجید میں سے بڑے سائنسی نکات ملتے ہیں۔ انسان حیران ہوتا ہے کہ چودہ سو سال پہلے جب کہ سائنسی شعور اتنا نہیں تھا تو کیسے قرآن پاک میں یہ حکمتیں بیان کر دی گئیں۔ اس سے قرآن پاک کی حقانیت ہمارے سامنے آتی ہے۔ مثلاً فرمایا گیا وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اور ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندگی بخشی۔ آج سائنس بھی یہی کہتی ہے کہ واقعی اگر کہیں زندگی کا تصور ہے تو پانی اس کا جزو لازم ہے اور جہاں پانی نہیں ہے وہاں زندگی کا تصور بھی ممکن نہیں۔ سبحان اللہ

ایٹم اور مالیکیول کا تصور قرآن مجید کی روشنی میں:

پھر ایک جگہ فرمایا عَالِمُ الْغَيْبِ یعنی وہ رب العزت غیب کا جاننے والا ہے۔ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ اس سے چھپ نہیں سکتا کوئی بھی ذرہ جو آسمان و زمین میں ہے۔ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ بلکہ اس سے بھی چھوٹا یا اس سے بڑا۔ اچھا آج کے دور میں یہ کھلی حقیقت ہے کہ پوری کائنات کے مادے کا Building Block (بنیادی اکائی) ایٹم ہے۔ تو یہ "مثقال ذرہ" کیا ہے؟ وہی ایٹم مثقال ذرہ کہلائے گا۔ اور یہ جو فرمایا گیا کہ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ تو پھر یہاں اصغر کا کیا مطلب؟ الیکٹران، پروٹان اور نیوٹران یہ سب کے سب ذرات ایٹم سے چھوٹے ہیں، اس لئے یہ اصغر کہلائیں گے۔ اگر Rays (شعاعوں) کی مثال لی جائے تو الفا، بیٹا اور گیما شعاعیں بھی اصغر کی مثالیں ہیں۔ اور جو آگے فرمایا کہ وَلَآ اَكْبَرُ تو اکبر سے مراد لیا جا سکتا ہے کہ ایٹم مل کر مالیکیول بن جاتے ہیں۔ یا اکبر سے مراد

Metroits (شہاب ثاقب) بھی ہو سکتے ہیں جو دنیا پر برستے ہیں۔ تو فرمایا کہ ذرہ سے چھوٹی یا ذرہ سے بڑی کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اللہ کے علم سے چھپی ہوئی ہو۔

انسان کی حفاظت کا قدرتی انتظام: یہ Metroits (شہابے) اس دنیا کے اوپر بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ آج کی سائنس کہتی ہے کہ Space (خلا) میں ہر وقت Metroits (شہابیوں) کی Bombordment (گولہ باری) ہو رہی ہے۔ یہ Metroits (شہابے) عام طور پر بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ چند ملی میٹر بھی ہو سکتے ہیں۔ بھلا یہ کتنی تیزی سے سفر کرتے ہیں؟ 150 کلو میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے زمین سے 80 کلو میٹر اوپر فضا کا ایک حصہ بنا دیا کہ یہ آتے ہیں اور وہاں آ کر Evaporate (منتشر) ہو جاتے ہیں۔ انسان کو پتہ ہی نہیں کہ اللہ رب العزت کتنی خطرناک چیزوں سے اس کی حفاظت فرما رہے ہیں۔ "Genns book of World Record" میں لکھا ہے کہ ہر دن میں Four Hundred Tonnes of Load یعنی چار سو ٹن وزن Metroits کی شکل میں زمین پر برسایا جا رہا ہے۔

بنگلہ دیش میں میٹرائٹ (Metroits) کی بارش: ایک دفعہ بنگلہ دیش میں Metroits کی بارش ہوئی۔

اس عاجز نے ان پتھروں کو ایک عجائب گھر میں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ان کا سائز کافی بڑا تھا۔ حیران ہوا کہ اتنے بڑے بڑے شہابے بھی آ سکتے ہیں۔ جی ہاں! رشیا میں ایک Metroit گرا جس نے زمین پر 200 میٹر کی گہرائی کر دی۔ یہ چند باتیں تو ضمناً عرض کر دی گئی ہیں۔

اسلام اور سائنس کی رو سے کائنات کا انجام: سائنس کہتی ہے کہ ایک Big Bang (بڑا دھماکہ) ہوا تھا جس کی وجہ سے یہ کائنات بنی۔ اور اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ یہ زمین اور آسمان اپنے بننے سے پہلے "دخان" یعنی دھواں تھے۔ دھواں آسانی سے سمجھنے کیلئے لفظ ہے ورنہ آج کے دور

میں اسی کو Gas (گیس) کہتے ہیں۔ یہ آسمان اور زمین گیس کی شکل میں تھے کہ اللہ کے حکم سے Big Bang ہوا اور کائنات بنادی گئی۔

یہاں پر ایک مزے کی بات اور بتاتا چلوں کہ آج کل نیویارک کے ایک Planitarium میں ایک Documentary (سائنسی فلم) دکھائی جارہی ہے جس میں سات بڑے Interesting questions (دلچسپ سوالات) کے جوابات سمجھائے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک Question (سوال) آج کے عنوان کے متعلقہ ہے کہ What is the fate of univers? کہ اس کائنات کا انجام کیا ہے؟ تو امریکہ میں سائنسدان آج یہ ثابت کر رہے ہیں کہ کائنات Expand (وسیع) ہوتی چلی جارہی ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ Expension (وسعت) رکے گی اور دوبارہ Contraction (سکڑے) ہوگی جس کی نتیجے میں ایک اور دھاکہ ہوگا۔ اس کا نام انہوں نے رکھا ہے An other Big Bang (ایک دوسرا بڑا دھماکہ)۔ جبکہ ہم قیامت کو An other Big Bang ہی تو کہتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یعنی قیامت کا زلزلہ بہت بڑی بات ہے۔ جیسے ایک گڈریا کسی بھیڑ کو ہانک کر کسی منزل تک پہنچا دیتا ہے اللہ رب العزت ان سائنسدانوں کو بھی ہانک کر کسی منزل تک پہنچا دیں گے حتی کہ ان پر حق واضح ہو جائے گا۔ اسی لئے فرمایا سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ہم ان کو آفاق میں اور انفس میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے حتی کہ ان پر حق واضح ہو جائے گا۔ اور اگر پھر بھی نہیں مانیں گے تو اس کائنات کو کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ یعنی جس طرح کوئی کتاب کو بند کر دیتا ہے ہم اس کو بھی لپیٹ کر رکھ دیں گے۔

اسلامی تعلیمات میں Black Hole کا تصور:

Black Hole (بلیک ہول) کیا ہے؟ یہ آج کے دور میں بڑا دلچسپ عنوان ہے۔ سائنس کی دنیا میں اس پر بڑی Discussions (بحثیں) چل رہی ہیں. تحقیقات ہو رہی ہیں۔ "Smithsonian Space Musium" واشنگٹن میں

ایک میوزیم ہے جس کے اندر انہوں نے مستقل ایک کمرہ اس کیلئے متعین کیا ہوا ہے کہ دنیا میں Black Holes کے بارے میں جو بھی تازہ ترین تحقیق ہو وہ آپ یہاں Display (بیان) کریں تاکہ لوگوں کو بلیک ہول کے بارے میں پتہ چلتا رہے۔

کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ سائنس کی ایک کتاب پڑھتے ہوئے یہ عاجز Black Holes کا تذکرہ پڑھ رہا تھا کہ اس Univers (کائنات) میں کچھ جگہیں ایسی ہیں کہ جہاں بالکل تاریکی ہے' اتنی تاریکی کہ اگر Light Photon بھی اس کی طرف پھینکے جاتے ہیں تو وہ ان کو بھی Absorb (جذب) کر لیتے ہیں۔ جو چیز Light Photon کو بھی Absorb (جذب) کرلے اس کی Gravitational Force (کشش ثقل) کتنی زیادہ ہو گی۔ اگر پوری زمین کو سکیڑ کر ایک انڈے کے برابر کر دیں تو جتنی اس کی Gravitational Force ہو گی اس سے کہیں زیادہ بلیک ہول کی Gravitational Force ہوتی ہے۔ تو بلیک ہول اس کائنات میں مختلف جگہوں پر موجود ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اگر کوئی بھی چیز اس بلیک ہول میں چلی جائے گی تو It will vanish into nothingness وہ فنا ہو جائے گی۔ میں نے سائنس کی کتابوں میں "Nothingness" کا تصور پہلی دفعہ دیکھا۔ دل نے کہا' آج تک تو کہتے تھے

.Matter can neither be created nor be destroyed

It can only change its state.

کہ مادے کو نہ تو پیدا کیا جا سکتا ہے نہ فنا کیا جا سکتا ہے یہ فقط اپنی حالت بدل سکتا ہے تو یہ سائنس نے "Nothingness" کا لفظ کیوں کہنا شروع کر دیا؟ اس کو تو ہم فنا کہتے ہیں۔ تو آگے لکھا ہوا تھا

Laws of physics and chemistry become void there.

وہاں جاکر فزکس اور کیمسٹری کے قوانین ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ پڑھ کر میرے اندر اور دلچسپی پیدا ہوئی کہ یہ کیا چیز ہے؟ چنانچہ اس بارے میں مزید معلومات حاصل کیں۔ جب اس پر کافی

لٹریچر پڑھا تو پتہ چلا کہ ہماری Galaxy (کہکشاں) اور Solar System (نظام شمسی) کا ایک نظام Equilibrium (توازن) کے اندر کام کر رہا ہے۔ اس کے پیچھے بڑے بڑے Factors موجود ہیں۔ جن میں سے ایک فیکٹر بلیک ہولز کا بھی ہے۔ اس نے ہمارے ان تمام سیاروں کو توازن کے اندر رکھا ہوا ہے۔ اگر وہ بلیک ہولز نہ ہوتے تو Equilibrium (توازن) خراب ہو جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر چیز اپنے اپنے مدار میں کام کر رہی ہے۔ سبحان اللہ

امام نووی ؒ کی ایک کتاب ریاض الصالحین کی ایک حدیث یاد آئی جو کہ اس عاجز نے کالج کے زمانے میں پڑھی تھی۔ ایک مرتبہ ایک صحابی ؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا. اے اللہ کے نبی ﷺ! اگر یہ سورج چاند اور ستارے اللہ رب العزت کا حکم ماننا چھوڑ دیں تو کیا ہو گا؟ کتنا پیارا سوال پوچھا اور کتنے سادہ انداز میں پوچھا! نبی ﷺ نے اس کا جواب اس کی ذہنی سطح کو سامنے رکھ کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت اپنے جانوروں میں سے کوئی جانور اس پر مسلط کر دیں گے جو انہیں ایک ہی لقمہ بنا لے گا۔ اس کا مطلب یہ کہ اتنا بڑا ہو گا کہ سب سیاروں کو' سورج کو اور چاند کو ایک ہی لقمہ بنا لے گا۔ جب آپ ﷺ نے یہ فرمایا تو وہ صحابی ؓ بڑے حیران ہوئے اور پوچھنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ وہ جانور کہاں ہوتے ہیں ؟ نبی ﷺ نے فرمایا' کہ وہ اللہ کی چراگاہوں میں چر رہے ہیں۔ سبحان اللہ

دیکھئے! کب یہ بات بتائی جا رہی ہے اور کب آج سائنس معلوم کر رہی ہے کہ اس Space میں کچھ جگہیں ایسی ہیں جنہوں نے ہمارے ان تمام سیاروں کو Equilibrium میں رکھا ہوا ہے! اور اگر کوئی بھی سیارہ اپنے Orbit (مدار) سے نکلے گا تو کسی نہ کسی بلیک ہول کے منہ میں چلے جائے گا۔ بلیک ہول اس کو ایک ہی لقمہ بنا لے گا۔ آج امت مسلمہ کیلئے لازمی ہے کہ ہم قرآنی آیات اور احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے علم الاسماء' علم الاشیاء' کو سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

آج کا دور تیز ترین دور ہے:

آج کے دور میں زندگی بہت Fast (تیز) ہو گئی ہے۔

مثلاً ہر کمپیوٹر میں Math Processor استعمال ہوتا ہے۔ اگر آج نمبر 286 استعمال ہو رہا ہے تو صبح اٹھتے ہی پتہ چلتا ہے کہ 386 استعمال ہو رہا ہے۔ اگلا دن ہوتا ہے تو 486 استعمال ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور چند دن کے بعد 586 مارکیٹ میں آجاتا ہے۔ اتنی تیز Research (تحقیق) ہو رہی ہے کہ دنیا کے اندر دنوں میں تبدیلیاں آرہی ہیں۔ اور ہمارے لئے ان تبدیلیوں کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔

اسلام اور سائنس کا چاند دیکھنے کے بارے میں موقف:

ایکدفعہ امریکہ میں چاند دیکھنے کا موقع تھا. میں نے ایک دن پہلے Space Musium میں فون کیا کہ ہم نے فلاں دن Crest (ہلال) دیکھنا ہے. آپ بتائیے کہ یہ ہمیں امریکہ میں کس کس جگہ نظر آسکتا ہے؟ مقصد یہ تھا کہ ہم ان کی Most modern science (جدید ترین سائنس) سے فائدہ کیوں نہ اٹھائیں کہ ہمیں پہلے ہی پتہ چل جائے۔ انہوں نے کہا کہ آپ Naval Observatory (بحریہ کا تحقیقاتی ادارہ) سے رابطہ کریں۔ انہوں نے مجھے فون نمبر دیا۔ میں نے Naval Observatory کو فون کیا۔ انہوں نے کہا' اچھا' ہم آپ کو کمپیوٹر سیکشن میں ملا دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کمپیوٹر سیکشن میں ملا دیا۔ وہاں ایک خاتون کمپیوٹر پر کام کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگی. کہ چاند جب اپنے Orbit (مدار) میں سفر کر رہا ہوتا ہے تو ہمیں اس کی Trajectory (لکیر) کے ایک ایک انچ کا پتہ ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں کل کی تاریخ میں یہاں چاند دیکھنا چاہتا ہوں. کیا میرے لئے یہ ممکن ہے؟۔ اس نے کہا. میں آپ کو Possibilities (امکانات) بتا سکتی ہوں کہ فلاں فلاں جگہ پر ممکن ہے مگر یقین سے نہیں کہہ سکتی۔ میں نے سوال کیا کہ انسان تو چاند پر قدم رکھ چکا ہے' ہمیں کیا یہ بھی پتہ نہیں چل سکتا کہ چاند کہاں سے نظر آئے گا اور کہاں سے نہیں؟ وہ کہنے لگی' جی ہاں میں بتاتی ہوں مگر Probability (احتمال) ہے کہ وہاں پر نظر آئے گا مگر سو فیصد یقین سے نہیں کہہ سکتی۔ میں نے کہا کہ اس کی Reason (وجہ) کیا ہے؟ اس نے کہا' جی Reason یہ ہے کہ ہم نے چاند کی Motion (حرکت) کو سمجھنے کیلئے Mathematical Equation

(حسابی مساواتوں) کا ایک Set بنایا ہوا ہے۔ جسے Simulator کہتے ہیں۔ اس Simulator کے اندر Six Thousand variables (6000 متغیرات) ہیں۔

عزیز طلبا! آپ جانتے ہیں کہ Equations میں کچھ Constants (مستقل مقداریں) ہوتی ہیں اور کچھ Variables (متغیر مقداریں) ہوتی ہیں۔ وہ کمپیوٹر انجینیئر لڑکی کہنے لگی کہ ان چھ ہزار متغیرات میں سے اگر ایک بھی Change (تبدیل) ہو جائے تو چاند کی پوزیشن تبدیل ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں کیسے کہہ سکتی ہوں کہ آپ کو Exact (ٹھیک) یہاں چاند نظر آئے گا. عین ممکن ہے کہ کوئی فیکٹر اس میں Change (تبدیل) ہو جائے اور اس میں ارتعاش پیدا ہو جائے۔ لہٰذا میں سو فیصد یقین سے نہیں کہہ سکتی کہ آپ کو وہ اس جگہ نظر آئے گا یا نہیں۔ جب اس نے یہ بات کی تو مجھے نبی ﷺ کی حدیث یاد آگئی کہ اے میری امت! صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ چاند کو دیکھنا تو تم روزہ رکھ لینا وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ اور اگر تم چاند کو دیکھ لینا تو افطار کر لینا۔ آج سائنسی تحقیقات کے بعد بھی دنیا کے سائنسدان اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ چاند نظر آئے گا یا نہیں آئے گا۔ بہتر اصول یہی ہے کہ چاند کو دیکھو تو روزہ رکھو اور چاند کو دیکھو تو افطار (عید) کرو۔

اسلام میں ٹیکنالوجی کے فروغ کیلئے ٹھوس دلائل

دلیل نمبر1: کیا اسلام میں بھی ٹیکنالوجی کے فروغ کیلئے کچھ تعلیمات ملتی ہیں؟ جی ہاں' اس ٹیکنالوجی کے فروغ کیلئے ہمیں کتاب و سنت کے اندر کئی دلائل ملتے ہیں۔ دیکھئے' نبی ﷺ نے ساری زندگی کبھی سفر نہیں کیا' نہ کبھی بحری جنگ کی بلکہ صرف غزوات میں حصہ لیا جو کہ زمینی جنگیں کہلاتی ہیں۔ مگر آپ ؐ کو پتہ تھا کہ اسلام کی مضبوطی اور سربلندی کیلئے جیسے بری جنگیں ضروری ہیں ایسے ہی بحری جنگیں بھی ضروری ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا! میری امت میں جو سب سے پہلے بحری جنگ کریں گے میں ان لوگوں کو جنت میں جانے کی بشارت دیتا ہوں۔ اگر خشکی پر اللہ کے نام کے لئے لڑ رہے ہیں تو اللہ کے دین کو پہنچانے کیلئے ان کو تری (سمندروں) میں بھی جانا پڑے گا۔

دلیل نمبر2: ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے مصافحہ فرمایا اس کے ہاتھ بہت سخت تھے۔ آپ ؐ نے پوچھا' یہ کیا ہے؟ کہنے لگا' جی میں پتھر توڑتا ہوں اس لئے میری ہتھیلی کا گوشت سخت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰه ہاتھ سے محنت مزدوری کرنے والا اللہ کا دوست ہوتا ہے۔ اگر آج کے دور میں کوئی آدمی ہاتھ سے محنت مزدوری کرے گا تو وہ عین اسلامی چیز سمجھی جائے گی اور اللہ رب العزت اس کو ثواب عطا فرمائیں گے۔

دلیل نمبر3: ایک صحابی رضی اللہ عنہ ہاتھ میں چمکدار تلوار لے جا رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دیکھا تو پوچھا کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ وہ کہنے لگے' جی یہ تلوار ہے' ایک قافلہ فلاں جگہ کی بنی ہوئی تلوار لے کر آیا تو میں نے ان سے خرید لی۔ اللہ کے محبوب ﷺ نے فرمایا' اگر تو اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی تلوار سے جہاد کرتا تو اللہ رب العزت تجھے دوہرا اجر عطا فرمادیتے۔ تو یہ کیا چیز ہے؟ اپنی ٹیکنالوجی اور Resources (وسائل) کو Promote (بڑھانے) کرنے کیلئے کہا جا رہا ہے۔

دلیل نمبر4: شروع میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عبرانی زبان نہیں آتی تھی۔ دنیا کے بادشاہوں کو اسی زبان میں خطوط لکھے جاتے تھے۔ چونکہ صحابہ کرام ؓ صرف عربی جانتے تھے اس لئے وہ یہ خطوط یہودیوں سے لکھواتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی ؓ کہنے لگے' اے اللہ کے نبی ﷺ ! ہمیں کیا پتہ وہ کیا لکھ دیتے ہیں' اگر اجازت ہو تو میں عبرانی زبان سیکھ کر آتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ صحابی ؓ وہاں سے گئے اور پندرہ دنوں کے اندر وہ زبان سیکھ کر واپس تشریف لے آئے۔

محمد بن قاسم ؒ کا عظیم کارنامہ: دینی علوم سے انسان کے کمالات اجاگر ہو جاتے ہیں۔ اسلامی دنیا میں سب سے کم عمر سپہ سالار اسامہ بن زید اور محمد بن قاسم ؒ ہیں۔ 17 سال کی عمر میں سپہ سالاری کے فرائض سرانجام دیئے۔ آج 17 سال کا بچہ گھر کا نظام نہیں چلا سکتا جبکہ وہ 17 سال کا بچہ ایک فوج کا جرنیل بن کر آ رہا ہے۔ اسلام نے ان اٹھتی جوانیوں کو ایسی صفات عطا کر دیں کہ انہوں نے پوری کی پوری

فوج کو کمانڈ کرکے دکھادیا۔

حضرت امام شافعیؒ کے علمی کمالات: علمائے کرام میں بعض نے بہت ہی کم عمری میں علم کے جام پہ جام پیئے۔ حضرت امام شافعیؒ کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ امام شافعی رحمت اللہ علیہ تیرہ سال کی عمر میں امام شافعیؒ بن چکے تھے۔ اس عمر میں انہوں نے درس قرآن دینا شروع کر دیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب سفید بالوں والے بڑے بڑے مشائخ ان کے حلقہ درس میں بیٹھا کرتے تھے۔

ایک دفعہ درس قرآن دے رہے تھے۔ اسی دوران دو چڑیاں لڑتی ہوئی ان کے قریب آکر گریں۔ یہ کم عمر تو تھے ہی سہی ۔انہوں نے اپنا عمامہ اتارااور ان چڑیوں کے اوپر رکھ دیا۔ اب درس قرآن کے درمیان جو یہ کام کیا تو جو مشائخ بیٹھے تھے انہوں نے اس چیز کو Mind (محسوس) کیاکہ یہ ادب کے خلاف ہے۔ چنانچہ انہوں نے عمامہ اپنے سر پر رکھا اور یہ فرمایا اَلصَّبِیُّ صَبِیٌّ وَلَوْ کَانَ ابْنُ نَبِیٍ کہ بچہ تو بچہ ہی ہوتا ہے چاہے کسی نبیؑ کا ہی کیوں نہ ہو۔ پھر ان مشائخ کی تشفی ہو گئی کہ ہاں کم عمری کی وجہ سے ایسی باتیں ہو سکتی ہیں۔

مسلمان سائنسدانوں کی خدمات: اسلام کو جو عروج ملا تو اس میں جہاں مصلے پر بیٹھنے والوں کا حصہ ہے' وہاں ان کا بھی حصہ ہے کہ جنہوں نے اس امت کو دنیاوی فائدے پہنچانے کیلئے کام کیا۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کیلئے انتھک کوششیں کیں اور بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیئے۔ رئیس الاطباء بوعلی سینا نے "القانون فی الطب" نام کی کتاب لکھی۔ آپ حیران ہوں گے کہ سینکڑوں سال گزرنے کے بعد آج کے سائنسی دور میں بھی یہ ایک مستند کتاب سمجھی جاتی ہے۔ ابن رشد نے سب سے پہلے تحقیق کی کہ جس آدمی کو ایک مرتبہ چیچک نکل آتی ہے اس کو دوبارہ زندگی بھر چیچک نہیں نکلتی۔ علم ہندسہ میں نصیرالدین طوسی نے اقلیدس کی مبادیات کی شرح لکھی۔ بصریات کی سائنس میں ابوالہیثم نے کتاب المناظر لکھی۔ علی بن عیسی نے تذکرۃ الکحالین لکھی اور علم جراحی میں مخذرات کے استعمال کی تجویز پیش کرنے والا پہلا شخص بنا۔

حکیم ترمذی کی سائنسی خدمات: حکیم ترمذی رحمت اللہ علیہ بیک وقت ایک عالم اور محدث بھی تھے اور بڑے ماہر طبیب بھی تھے۔

ترمذ میں اس عاجز کو حاضر ہونے کا موقع ملا۔ ان کا بنایا ہوا Hospital (ہسپتال) دیکھا۔ یہ ایک عجیب تجربہ تھا۔ اس دور میں انہوں نے آپریشن کرنے کیلئے Underground (زیر زمین) جگہیں بنائی ہوئی تھیں۔ آپ حیران ہوں گے انہوں نے نیچے ایسی جگہ بنائی ہوئی تھی کہ وہ جراثیم سے بالکل پاک تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے ایک نئی دنیا ہے۔ اس دور میں آپریشن کرنے کیلئے جگہوں کو ایئر کنڈیشنڈ بنانا' صاف ستھرا ماحول پیدا کرنا اور ان Laboratories (تجربہ گاہوں) کا قائم کرنا ہمارے سلف صالحین کا کارنامہ ہے۔

مرزا الغ بیگ اور خلائی سفر کا تصور: اس عاجز کو سمرقند جانے کا موقع ملا۔ وہاں پر انہوں نے ایک Space Laboratory (خلائی تجربہ گاہ) بنائی ہوئی ہے۔ وہ لیبارٹری ایک مسلمان سائنسدان نے بنائی تھی۔ جب رشیا نے سب سے پہلا خلائی سیارہ بھیجا تو اس کی Documentary (سائنسی فلم) نے اس بات کو تسلیم کیا کہ ہمیں یہ تمام معلومات اس لیبارٹری سے ملی تھیں جو ایک مسلمان سائنسدان مرزا الغ بیگ نے قائم کی تھی۔ مرزا الغ بیگ محلات میں رہنے والا شہزادہ تھا' اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر تحقیق کا ایسا مادہ رکھ دیا تھا کہ اس کی تحقیقات کو بنیاد بنا کر روس نے دنیا میں سب سے پہلا سیارہ بھیجا۔

محمد بن موسیٰ الخوارزمی کے سائنسی کارنامے: خوارزم ازبکستان کا ایک بڑا شہر ہے۔ بخارا سے آپ وہاں پہنچنا چاہیں تو کم و بیش دس گھنٹے لگیں گے کیونکہ یہ پہاڑی سفر ہے' ایک علیحدہ سا شہر نظر آتا ہے۔ مگر اس خوارزم نے بڑے بڑے سائنسدان پیدا کئے' یہ بڑا مردم خیز علاقہ بنا۔ محمد بن موسیٰ الخوارزمی اسی شہر کے باشندے تھے جنہوں نے الجبرا کی بنیاد رکھی۔ یہ "الجبرا" عربی زبان کا لفظ ہے۔ الجبرا میں ہم جو Alogrithm پڑھتے ہیں اس کا تصور بھی انہوں نے دیا تھا۔ جس چیز کا پتہ نہ ہو اس کے لئے الجبرا میں "x" ڈال دیتے ہیں' یہ Cross یعنی x کی علامت ڈالنے کی

بنیاد محمد بن موسی الخوارزمی نے ہی رکھی۔ الجبرا میں ہم منفی (-) کا Sign (علامت) لگا دیتے ہیں. یہ بھی سب سے پہلے محمد بن موسی الخورزمی نے استعمال کی۔ انہوں نے الجبرا پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "کتاب المختصر فی الجبر والمقابلہ" تھا۔ اس کا جب لاطینی زبان میں ترجمہ کیا گیا تو اس وقت یورپ میں پہلی دفعہ الجبرا کی تعلیم پہنچی۔

مسلمان سائنسدانوں کو پذیرائی نہ ملنے کی وجہ: عزیز طالبعلمو! ہماری ملت میں جابر بن حیان، محمد بن موسی الخوارزمی، ابن لہیثم، البیرونی، ابن سینا، ابن نفیس اور ابو حنیفہ دینوری اتنے بڑے بڑے سائنس دان گزرے ہیں کہ ان کا مرتبہ گلیلیو، نیوٹن، جان والٹن، آئن سٹائن سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ مگر مصیبت یہ تھی کہ ان مسلمان سائنسدانوں کی تحقیقات شخصی محنت کا نتیجہ تھیں۔ حکومت وقت نے اگر ان کی سرپرستی کی ہوتی تو یہ باتیں آج قانون بن کر ان کے ناموں سے مشہور ہوتیں۔

دینی اداروں کی اہمیت تاریخ کے حوالے سے: مجھے ایک خط کے بارے میں بتایا گیا جو ایک Musium (عجائب گھر) میں Preserve (محفوظ) کیا ہوا ہے۔ یہ لیٹر اس وقت کا ہے جب قرطبہ، سپین، اندلس اور بغداد میں مسلمانوں کی بہت بڑی بڑی یونیورسٹیاں ہوتی تھیں۔ اس دور میں برطانیہ کے بادشاہ نے مسلمان بادشاہ کو خط لکھا کہ آپ کے ملک میں عورتوں کی تعلیم کے بہت اچھے اچھے ادارے ہیں میں، بھی اپنی بہن کو اس Institute (ادارہ) میں داخل کروانا چاہتا ہوں، آپ برائے مہربانی اسے داخلہ دے دیجئے۔

اللہ رب العزت کا وعدہ: اللہ رب العزت فرماتے ہیں اِنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی اللہ رب العزت کا وعدہ ہے کہ مرد ہو یا عورت، میں تمہارے کئے ہوئے عمل کو کبھی رائگاں نہیں جانے دوں گا۔ آج محنت کا میدان ہمارے لئے وسیع کر دیا گیا ہے ہمارے اسلاف نے محنتیں کیں اور ان کی محنتوں سے آج پوری دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے اگر ہم نے آج محنت کی تو اس کو بھی اللہ

تعالیٰ قبول فرمالیں گے۔ ایک دوسری جگہ فرمایا وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰی انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کیلئے وہ محنت کرتا ہے۔ یہاں پر یہ نہیں فرمایا گیا کہ مسلمانوں کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے وہ محنت کرتا ہے بلکہ انسانوں کی بات کی گئی ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم دونوں کی بات کی گئی ہے۔ چنانچہ جب غیر مسلموں نے محنت کی تو ان کی محنت کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے اسی دنیا میں ان کو دے دیا۔

مسلمان سائنسدانوں کا اجمالی تعارف

چند مسلمان سائنسدانوں کی تفصیلات سن کر انہیں مشعل راہ بنالیں۔

1 - بوعلی سینا (1037-980ء) کا لقب مسلم دنیا کا ارسطو۔ ماہر طبیب اور عظیم مفکر تھے۔

2 - محمد بن موسیٰ الخوارزمی (750-780ء) مسلم ریاضی دان، گنتی کا موجد، آپ نے رسم الخط دریافت کیا اور الجبرا میں منفی علامتیں شامل کیں۔

3 - یعقوب الکندی (840-778ء) مسلمان ریاضی دان اور ہیئت دان تھا۔

4 - الفارابی (903-832ء) مسلمان ریاضی دان اور ہیئت دان تھا۔

5 - زکریا رازی (925-825ء) مسلمان طبیب اور مشہور کیمیاء دان تھے۔

6 - ابن مسکویہ (1030-950ء) بہت مشہور کیمیا دان تھے۔

7 - عمر خیام (1124-1039ء) مشہور شاعر اور ریاضی دان تھے۔

8 - ابن طفیل (1185-1100ء) عظیم فلسفی اور طبیب تھے۔

9 - ابن بیطار (1248-1181ء) مشہور ماہر نباتات تھے۔

10 - عورتیں بھی اس میدان میں پیچھے نہیں رہیں مثلاً ام الحسن بنت ابو جعفر ماہر طبیبہ تھیں، طبیبہ زینب آنکھوں کے علاج میں بہت مشہور تھیں، علیہ بنت المہدی، عائشہ بنت احمد اور دلاوہ بنت خلیفہ مشہور شاعرات گذری ہیں۔

لمحہ فکریہ: عزیز طالب علمو! آج ہم "پدرم سلطان بود" کا نعرہ لگاتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا بڑی عزتوں والے تھے تو یہ بھی تو بری بات ہے کہ ان کی اولاد کتنی نکھٹو

ہے۔ ہمیں چاہیے کہ جو سرمایہ ہمارے اسلاف نے ہمیں دیا تھا ہم اسے لیکر آگے بڑھیں اور دنیا کو علم کے نور سے منور کریں۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

❄✱❄✱❄✱❄✱❄✱❄✱❄
✱❄✱❄✱❄✱❄✱
❄✱❄✱❄✱❄